سفرِ چین و جاپان.........

چین وجپاں ہمارا ہندوستاں ہمارا.................. مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

جاپان کی بلندترین پہاڑیوں میں سے ایک، فیوجی کی پہاڑی ہے یہ ۳۷۷۶ میٹرز بلند ہے ......اور ہم جس پہاڑی پر جا رہے تھے وہ اس کے قریب کی پہاڑی تھی جہاں ہم......قدرت خدا کی دیکھ کر حیران رہ گئے......کہ اس بلند وبالا پہاڑی کی چوٹی پر ایک جھیل ہے جو اتنی طویل وعریض اور عمیق ہے کہ ایک بڑا دریا لگتی ہے اور اس میں بڑی بڑی جہازی سائز کی کشتیاں رواں دواں ہیں......لوگ ان میں بیٹھ کر سیر کرتے ہیں......اللہ کی قدرت دیکھ کر بے ساختہ زبان سے نکلا......سبحان اللہ.................. وتری الفلک فیه مواخر لتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون...... (اور تم دیکھتے ہو ان کشتیوں کو پانی میں کہ اسے چیرتی شور مچاتی چلی جارہی ہیں تاکہ تم تلاش کرو اس کے فضل کو اور تاکہ تم شکر ادا کرو) اتنی بلندی پر جھیل اور جھیل بھی ایسی کہ جس میں کشتی رانی ہوتی ہو......ایسی جھیلیں دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ کی قدرت کے آثار کے طور پر پائی جاتی ہیں......کاش کہ کوئی انہیں دیکھ کر اپنے رب کو پہچاننے کی کوشش کرے......اقبال نے کشمیر کو جنت ارضی کہا ہے، اور ہمارا جی چاہ رہا تھا کہ ہم اس خوبصورت مقام کو جنتِ جبلی قرار دے دیں......

اس مرقع حسن وجمال پہاڑی پر ایک طرف مختلف قسم کے خوبصورت باغات (جنات) اور قسما قسم کی قدرتی نعیم ونعمات دیکھنے کو ملیں.........تو دوسری جانب، باغات (پارکوں) میں المنخنقة، ... والموقوذة ......و المتردية ...... والنطيحة، ......وما اکل السبع (منها) ...... قسم کی مخلوق بھی نظر آئی اور اگر نہیں تھی تو بس وہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ....اگر وہ ہوتی تو ہم اسے جنت جبلی کہنے میں بالکل حق بجانب ہوتے......

کچھ وقت یہاں گزارنے کے بعد محسوس ہوا کہ سردی بڑھ رہی ہے پہاڑیوں پر ہر جگہ ہی ٹھنڈک ہوتی ہے خواہ وہ مری کی ہو یا جاپان کی ......اور یہ بھی یاد آیا کہ پہاڑوں پر کہیں تفریح کے لئے بھی جانا ہو تو سردی

☆ از امت عائش نافائز ل اللہ ...... دنیا پس مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!

کا سامان کر کے جانا ضروری ہے..... چاروں طرف درختوں سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں فبای آلاء ربکما تکذبان کی عملی تفسیر پیش کر رہی تھیں اور دعوت دے رہی تھیں کہ دیکھو دیکھو........... والی الجبال کیف نصبت........... ان بلند و بالا پہاڑوں کی طرف دیکھو کہ کیسے آسمانوں سے باتیں کرتے نظر آ رہے ہیں مگر جب ان پہاڑوں پر ہم چڑھتے ہیں تو آسمان........... والی السماء کیف رفعت کی شان لئے مزید بلند تر محسوس ہوتا ہے........... اور اس بلندی سے اگر زمین کی طرف نظر ڈالیں تو جو منظر آنکھوں کے سامنے آتا ہے وہ ہے........... والی الارض کیف سطحت........... زمین کس خوبصورتی سے بچھائی گئی ہے..... اللہ کی قدرت کہ یہ نظارے دعوت فکر دیتے ہیں کہ یا ایها الانسان ما غرق بربک الکریم .... (اے انسان تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں رکھا)..... هل من خالق غیر الله .... ؟ اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہو سکتا ہے..... لا بل..... هو الله الخالق البارئی المصور .... ہرگز نہیں........... کلا انها تذکرة لمن شاء ذکره.........

اس سفرِ فکر و تدبر سے واپسی پر ہم ایک مطعم پر کھانا کھانے کے لئے رکے تو دیکھا کہ ٹریفک پولیس والے گاڑیوں کے پاؤں باندھ رہے ہیں........... ان کے پاس ایک خاص قسم کا لاک ہے جو وہ ٹائر پر اس طرح چڑھا دیتے ہیں کہ وہ اسے مکمل طور پر اپنی لپیٹ اور گرفت میں لے لیتا ہے۔ پھر جب گاڑی کا مالک واپس آ کر گاڑی اسٹارٹ کر کے لے جانا چاہتا ہے تو اس کے جکڑے ہوئے قدم (پہیے) اسے چلنے نہیں دیتے........... کیوں؟ اس لئے کہ گاڑی کے مالک نے اسے ایسی جگہ پارک کر دیا جہاں پارکنگ منع تھی یا صرف عارضی وقت کے لئے کی جا سکتی تھی..... اب قریبی ٹریفک پولیس چوکی میں جا کر جرمانہ کی ادائیگی کے بعد گاڑی کے پاؤں میں پڑی بیڑیاں ہٹائی جائیں گی..... اور وہ بے چاری چلنے کے قابل ہوگی..... اس وقت ہمارے دل میں ایک خیال گزرا کہ بعینہ اسی طرح جب خواہش نفس انسان کو کسی ایسی جگہ لا کھڑا کرتی ہے جو منہی عنہ (نو پارکنگ والی) ہے تو ہمارے پاؤں بھی بیڑیاں پہنائے جانے کے لائق ٹھہرتے ہیں مگر یہ فضل خداوندی ہے کہ اسی وقت فرشتے بیڑیاں پہنا نہیں دیتے..... بلکہ ہم توبہ تا اللہ کا موقع دیتے ہیں اور اس عمل کو حشر تک کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں........... اگر ہمارا رب ہمارے قصور

معاف نہ فرمادے......تو خواہش نفس کی سزا بے چارے پاؤں کو اور پاؤں جکڑے جانے کی وجہ سے سارے بدن کو ملنے والی ہے......ہاں جو عادی مجرم ہیں ان کے بارے میں فرمایا......**وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد**...... (اس روز تم دیکھو گے مجرموں کو زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا)..........................

یہاں ٹریفک کا نظام بہت اچھا ہے......اسی لئے گاڑیوں کی تعداد بہت زیادہ ہونے کے باوجود ٹریفک رواں دواں رہتا ہے......تاہم اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ ٹریفک کبھی جام ہی نہیں ہوتا ......ٹریفک جام کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں مگر جلد ہی انہیں کنٹرول کرلیا جاتا ہے......

جاپان کی سڑکیں بڑی خوبصورت کشادہ اور ہموار ہیں......ہمارے ہاں کی طرح ان پر بے جا کٹ اور جمپ نہیں ہیں......شہروں کے اندر اور دوسرے شہروں کو جانے والی سڑکوں پر دو دو اور تین تین متبادل راستے ہیں یعنی زمینی' جسر ی (Bridgee) اور اور ہیڈی (Overheady............ہم نے دیکھا کہ ایک سڑک زمین پر ہے پھر ساتھ ہی ساتھ ایک طویل پلوں پر بنی ہوئی سڑک ہے جیسے ہمارے شہر کراچی میں لیاری ایکسپریس وے بنائی گئی ہے......پھر تیسری سڑک اور بھی بلند و بالا ستونوں پر چلتی ہے اور تینوں پر ٹریفک رواں دواں رہتا ہے......

دریاؤں اور سمندروں پر طویل پل بنا کر جو سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں وہ سیاحوں کو اپنی جانب مائل کرنے کی بڑی ماہر ہیں پھر ساحلوں کے گرد چکر کاٹتی' بل کھاتی ہوئی سڑکیں جن کے ساتھ ساتھ سبزے نے اپنی مخملی چادریں بچھا رکھی ہیں' ان پر سفر کرتے ہوئے آدمی یوں محسوس کرتا ہے جیسے **جنات تجری من تحتها الانهار** کا لطف لے رہا ہو......مگر درحقیقت ان کی ان سے کوئی مماثلت ہی نہیں وہ تو ایسے دلفریب نظارے ہوں گے کہ نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھے نہ سنے......... **اللهم ارزقنا تلک النعم التی خلقتها لعبادک الصالحین**.......

نعمتوں کی بات چل رہی ہے تو سنتے چلیں کہ اتفاق سے ایک روز ہماری ملاقات جناب نعمت اللہ خلیل ابراہیم صاحب سے ہوئی جو۔ اوہارا۔ جاپان میں مرکز اسلامی کے امام ہیں......پھر ہمیں ہمارے میزبان نے ایک پاکستانی ڈاکٹر صاحب کے بارے میں بتایا جو کیوتو یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کر رہے ہیں

ان کا نام محبوب الحسن ہے۔ہم ان سے ملنے ان کے گھر گئے وہ اپنی فیملی کے ساتھ ایک فلیٹ میں مقیم ہیں ......انہوں نے بڑی ملنساری سے ہماری تواضع کی اور کافی دیر ہم ان سے مختلف موضوعات پر بات چیت کرتے رہے......اسی دوران انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کیوتو یونیورسٹی سے ان کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے اور اب وہ پاکستان واپسی کا سوچ رہے ہیں......ان دنوں کافی مالی مشکلات کا شکار ہیں اور ٹرک چلا کر گزر بسر کر رہے ہیں......ہم نے انہیں دعوت دی کہ وہ ایچ ای سی کے فارن اسکالر ہائرنگ پروگرام کے تحت اگر چاہیں تو ہمارے سینٹر یعنی شیخ زاید اسلامک سینٹر کراچی آ جائیں جہاں اسلامک بینکنگ اور فنانس میں کلاسز ہوتی ہیں اور آپ پی ایچ ڈی بھی اسلامک بینکنگ میں کر رہے ہیں تو آپ کے لئے مناسب رہے گا اور ہمیں اسلامی بینکاری کا ایک اچھا استاذ میسر آ جائے گا......انہوں نے ہماری اس پیش کش کو قبول کیا اور کہا کہ وہ عنقریب پاکستان آئیں گے تو سینٹر کا وزٹ بھی کر لیں گے............انہوں نے اس پیش کش پر شکریہ ادا کیا.........

اسی روز شام کو ہم اپنے ایک دوست کی دعوت پر صحاری ریسٹورنٹ میں کھانے کی دعوت میں شریک ہوئے...........جو عربوں کی محبوب طعام گاہ ہے......اس کا نام ہی صحاری مڈل ایسٹرن ریسٹورنٹ ہے۔یہاں عربی (لبنانی) انداز کے کھانے ملتے ہیں..........

دوسرے روز ہم سیرت طیبہ کے ایک پروگرام میں شرکت کے لئے جناب امان اللہ صاحب کے ساتھ گئے جو سارہ انٹرنیشنل ٹریڈنگ کے پریذیڈنٹ ہیں اور ان کا آفس خانا گاوا میں ہے......ان کے آفس کا پتہ ہے۔Takamura, Hiratsuka ciry, Kanagawa Japan.

یہیں ہماری ملاقات جناب شیخ عامر قدوس صاحب سے ہوئی اور افتخار صاحب سے بھی ہم ملے یہ سب احباب یہاں استعمال شدہ گاڑیوں کی ایکسپورٹ کا کاروبار کرتے ہیں......اور انہوں نے یہاں مختلف شہروں میں سیرت طیبہ ومیلاد کے پروگرامز کے اہتمام میں مکمل تعاون کیا ہے..........

جناب اعجاز احمد صاحب، صالح محمد صاحب، مولانا مغل رفیق صاحب، مولانا نور محمد صاحب، تنویر صاحب، غلام مصطفیٰ صاحب، جناب ملک غلام محمد کے صاحبزادے نور محمد صاحب، ودیگر احباب نے دوران سفر خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا......اللہ ان سب کو اجر جزیل عطا فرمائے (آمین)..........

☆......ھر کہ دست از جاں بشوید..........ھر چہ در دل دارد بگوید......☆

مگر خدمت سے کوئی خدمتِ معروف نہ سمجھ لے' کسی نے کوئی لفافہ نہیں دیا نہ جیب میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی...... ہاں البتہ انہوں نے اخلاق ومحبت کے اعلیٰ نمونے پیش کیئے اور ہم نے انہیں دعائیں دیں ....

جناب عابد حسین شاہ صاحب نے بتایا کہ یہاں بہت کم دینی پروگرام ہوتے ہیں کیونکہ ادھر آباد لوگوں میں بڑی تعداد ان کی ہے جو کم عمری ہی میں یہاں آگئے اور دینی تربیت کا ماحول انہیں نہ پاکستان میں اور نہ ہی یہاں میسر آسکا...... یہ یہاں موجود علماء کرام کی کوشش اور محنت ہے کہ وہ انہیں دین کے راستے پر لگائے اور چلائے ہوئے ہیں......اور کئی برس کی محنت کے بعد اب لوگوں میں کچھ جوش وجذبہ بیدار ہوا ہے......تبلیغی جماعت کا بھی یہاں کافی کام ہے' اور اب تو عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس بھی چند برس سے مسلسل یہاں نکلتا ہے جس میں تبلیغی جماعت سمیت تمام مکاتب فکر کے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں۔جلوس شہر ٹوکیو کے گنجان آباد اور معروف علاقے ٹوکیو ٹاور سے شروع ہوتا اور شہر کا گشت کرتے ہوئے واپس وہیں آکر ختم ہوتا ہے۔ ہمارے پروگرامز جاپان کی تقریباً تمام مساجد میں ہو چکے ہیں' جن میں یاشیو مسجد' ایساساکی معصومیہ مسجد' یوکی مسجد' کاواساکی یوکوہاما آکشن مسجد' ایبارا کی مسجد' بھی شامل ہیں۔ہم نے یہاں زیادہ تر سفر پرائیویٹ کار سے کیا اگر چہ ٹوکیو شہر میں کہیں ہم ٹرین میں بھی سوار ہوئے تھے مگر قریب قریب کے اسٹیشنوں کے لئے......اور جاپانیوں سے میل ملاپ کے لئے......مجموعی طور پر ہم نے جاپانیوں کو خندہ رو پایا مگر سکون ان کے چہروں سے عیاں نہیں تھا...... گہری سوچ میں ڈوبے اکثر لوگ ہم نے دیکھے اور کچھ سوچوں سے بے نیاز بھی...... یہاں خودکشی کا رواج بھی بہت ہے جو کوئی اپنے حالات سے تنگ آتا ہے خودکشی کرنے کے لئے کسی محفوظ جگہ کا انتخاب کرتا ہے اور وہاں جاکر اپنی کوئی بھی رگ کاٹ کر خاموشی سے لیٹ جاتا ہے تا آنکہ خون مکمل بہ جانے سے موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے' بتایا گیا کہ خودکشی کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ جہنم میں عورتوں ہی کی تعداد زیادہ ہوگی تو کیسے ہوگی.......... وہ اسی طرح کے کام کریں گی تو جہنم جائیں گی......اعاذ نا الله منها............

اگلے روز ہماری جناب امتیاز احمد صاحب سے ملاقات ہوئی جو یہاں پاکستانی سفارتخانہ میں

☆......نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ☆☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ......☆

Minister/DCM ہیں پاکستانی سفارتخانہ اس وقت(۲۰۰۸ء) جہاں قائم ہے یہ Minami-Azabu, Minato-ku,Tokyo کا علاقہ ہے.....ہمیں جناب امتیاز احمد صاحب نے بڑے والہانہ انداز سے خوش آمدید کہا اور چائے سے ہماری تواضع کی......پھر ہم نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا اور انہوں نے نہایت فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں چین جانے کا ویزا دلانے میں ہماری مدد کی......ویزا ملنے کے بعد (جس کا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں) ہم واپس اپنی رہائش گاہ آئے اور ہم نے چین جانے کی تیاری شروع کردی.......ہمارا ارادہ صرف بیجنگ تک محدود رہنے اور دیوار چین سر کرنے کا ہے.........کیونکہ ہمارے پاس وقت کم ہے اور چین تو بہت بڑا ملک ہے.....جس کے طول وعرض کا مشاہدہ کرنے کے لئے طویل وقت درکار ہے......بہرکیف ہم نے ٹکٹ تبدیل کرایا اور اپنی منزل کی جانب گامزن ہوگئے جاپانی ائیر پورٹ پر ہمیں جناب شاہد صاحب (جو پاک جاپان نیوز ٹی وی چینل کے مالک اور صحافی ہیں) نے دیگر دوستوں کے ہمراہ رخصت کیا.....اس موقع پر انہوں نے ایک انٹرویو بھی ہم سے لیا جو ہمیشہ یادگار رہے گا.....اس لئے نہیں کہ وہ انٹرویو شاندار تھا بلکہ اس لئے کہ اس موقع پر ایک ناقابل فراموش واقعہ ہوگیا.........ہوا یوں کہ جب شاہد صاحب نے عین لاؤنج کے مین گیٹ پر کیمرہ نصب کرلیا اور انٹرویو شروع کیا تو ہم بورڈنگ پاس لے کر لاؤنج میں داخل ہونا چاہتے تھے' انٹرویو طویل ہوگیا اور فلائیٹ کا ٹائم قریب' ہمیں یاد ہی نہ رہا کہ فلائیٹ کی روانگی میں کتنی دیر باقی رہ گئی ہے.....تا آنکہ اعلانات شروع ہوگئے.....پھر ایک لڑکی ہمیں تلاش کرتے ہوئے انگریزی اور جاپانی میں آوازیں لگاتی ہوئی آ گئی کہ مسٹر شاہتاز اور مسٹر عابد شاہ فوراً جہاز پر پہنچیں جہاز روانگی کے لئے تیار ہے.....جب اس نے ہمیں تلاش کرلیا تو کہا کہ جہاز کی روانگی میں صرف آپ دو حضرات کی وجہ سے تاخیر ہورہی ہے جلدی میرے پیچھے پیچھے آجائیں اور یہ کہ کر اس نے خود دوڑ لگادی' اور حواس باختگی میں.........عابد صاحب اس کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگے' دوڑے تو کچھ ہم بھی مگر جلد ہی اپنی درویشی کا خیال آ گیا کہ کوئی دیکھے گا تو کیا گمان کرے گا کہ دو درویش بایں ہمہ جبہ وریش' پسے نازک خرام چرامی دوژند/دویدند وچہ می خواہند......
.........یہ خیال آتے ہی ہم نے رفتار سست کرلی دل نے کہا **اتقوا موارد التھم** (تہمت کے مقامات سے بچو) چنانچہ تہیہ کرلیا کہ جہاز جاتا ہے تو جائے مگر اس خاتون کا پیچھا اس انداز میں کرنا کسی صورت

مناسب نہیں .... چنانچہ جب ہم جہاز کے دروازہ پر پہنچے تو اسٹاف پی آئی اے کا تھا' انہوں نے نہایت قہر آلود نظروں سے دیکھا مگر ادب کے مارے کہا کچھ نہیں .... اور ہمارے جہاز میں داخل ہوتے ہی دروازے بند ہوگئے .... اور ہم محو پرواز ہوئے سوئے چین .... جس کے بارے میں ایک حدیث ہم نے سن رکھی تھی کہ اطلبوا العلم ولو بالصین .... علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے .... (سفر جاری ہے)

بچوں کے لئے آسان سوال وجواب کی صورت میں ایک خوبصورت گلدستۂ معلومات

چار کتابوں کا انعامی سیٹ

مختصر نصابِ قرآن ☆ مختصر نصابِ حدیث ☆ مختصر نصابِ فقہ ☆ مختصر نصابِ سیرت

ترتیب وپیشکش: پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز .... ناشر: اسکالرز اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضویہ آرام باغ...... مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی...... ضیاء القرآن اردو بازار کراچی

جواہر پارے

۱۔ ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو قبول کرلے۔

۲۔ نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو قبول کرلے۔

۳۔ یتیم اور بیوہ کا مال کھانے سے پریشانی آتی ہے۔

۴۔ خیرات سے مال میں کمی نہیں آتی۔

۵۔ بحث کرنے میں جاہل سے شکست کھالے۔

۶۔ فضول خرچی کرنے سے مفلسی آتی ہے۔

۷۔ بے ادبی کرنے سے بدنصیبی آتی ہے۔

۸۔ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔

۹۔ غریب کی دعوت چاہے تکلیف دہ ہو قبول کرلے۔

کس نیاموخت علم تیراز من ☆☆☆ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد